اغراض و مقاصد

۱۔ قرآن و حدیث کی خدمت و حمایت کرنا
۲۔ مخالفین اسلام کا مدلل جواب دینا
۳۔ شرک و بدعت و مخلوق پرستی کا رد
۴۔ رسومات غیر شرعیہ سے مسلمانوں کو روکنا
۵۔ اہلحدیث پر سے تہمتوں و غلطیوں کو دور کرنا
۶۔ وتقلیدیہ صحیح مسائل بر وقت بیان کرنا
۷۔ مسلمانوں کو قرآن حدیث پر اتفاق و اتحاد کی طرف مائل کرنا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بابت ۵ جولائی ۱۹۲۵ء

اخبار محمدی دہلی

ایڈیٹر و مالک

قواعد و ضوابط

۱۔ اغراض و مقاصد کے موافق مضامین درج ہونگے
۲۔ یہ اخبار پندرہ روزہ ہے قیمت سالانہ ۲ روپے
۳۔ ۱۲ آنے میں غرباء کو غریب فنڈ کے ذریعہ
۴۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر یا وی پی کی اجازت
۵۔ اجرت اشتہار خط و کتابت سے طے کیجئے
۶۔ جوابی امور کیلئے ٹکٹ بھیجئے
۷۔ خط و کتابت بنام ایڈیٹر و مالک اخبار ہونی چاہئے اور چٹ نمبر کا حوالہ ضرور ہو

جلد ۳ | جناب مولانا مولوی محمد صاحب اجمیری دروازہ، دہلی | نمبر ۲۱

إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَن يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ○

مومنوں کو جب خدا اور اسکے رسول کے حکم کیطرف بلایا جاتا تو وہ یہ کہتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں کہ ہم نے سنا اور مانا قیامت والے دن انہی کو نجات ملے گی

ہدایت محمدی

یعنے

تنقید ہدایہ حنفی

مذہب اسلام جو دنیا بھر کی خوبیوں کا مجموعہ ہے جس نے اپنی اسی فطرتی اور قدرتی خوبیوں کے ذریعہ دنیا بھر کو بہت تھوڑی سی مدت میں اپنا حلقہ بگوش بنا لیا، چار دانگ عالم میں اپنی ہر دلعزیزی اور حقانیت کا سکہ جما دیا، دنیا کے جملہ ادیان نے اس ایک دین پر دفعتہً دھاوا بول دیا، لیکن اس کی صداقت کی طاقت نے سب کے پاؤں اکھاڑ دیئے اس کی دلفریبیوں نے لوگوں کو وارفتہ کر دیا، اس کے عالم افروز حسن خداداد نے سب حسینان جہاں کو نیچا دکھایا جس کی ایک بار بھی بھولے سے ہی اس پر نظر پڑ گئی وہ عمر بھر اس کا کلمہ پڑھتا ہوا ہی نظر آیا۔ ایک زمانہ تھا جبکہ اس کے ماننے والوں کی نسبت مخالفین کا اتفاق تھا۔ کہ غَرَّ هٰٓؤُلَاءِ دِيْنُهُمْ یعنی یہ لوگ تو اس دین کے متوالے بن گئے، لیکن جوں جوں زمانہ گذرتا گیا، یہ صاف کپڑا میلا ہوتا گیا، وہ پاک نشہ اترتا چلا گو آج بھی اسلام اپنی انہی خوبیوں کے ساتھ ہے لیکن ہم ہرگز یہ دعویٰ نہیں کر سکتے کہ مسلمان بھی اسی پرانے روِیّہ پر ہیں بلکہ ہمیں اس حقیقت کا اعتراف کئے بغیر چارہ نہیں کہ ع

این قدح بشکست و آن ساقی نماند

اسلام کی تعلیم تو یہ تھی کہ خدا کی مانو، اس کے رسول کی مانو، لیکن ہم نے اس پر صبر نہ کیا، ایک تیسری چیز یعنے قیاس امام بھی نکال لی اور پھر اس پر اس سختی سے جم گئے کہ شدہ شدہ وہی اصل مانی جانے لگی اور اصل کو فرع کا بلکہ اس سے بھی نیچے کا درجہ دیدیا گیا، آج عام مسلمانوں کی یہ حالت نظر آتی ہے کہ اگر انہیں کسی مسئلہ کی ضرورت ہوئی وہ دریافت کرنے نکلے کسی عالم نے بتلایا کہ اس کی نسبت قرآن وحدیث میں یہ حکم ہے تو اُن کی تشفی نہیں ہوتی وہ فوراً پلٹ کر کہتے ہیں کہ مولوی صاحب یہ بتلاؤ کہ حنفی مذہب میں اس کی بابت کیا فیصلہ ہے؟ آج خواص مسلمانوں کی یہ حالت ہے کہ جو لوگ مسند درس پر بیٹھے نظر آتے ہیں، مدرس، مفتی اور عالم مشہور ہیں مصنف اور مولوی ہیں وہ اگر فتویٰ لکھیں گے تو تیرے میرے قول سے، مسئلہ بتلائیں گے تو زید بکر کا نام لیکر، تعلیم دیں گے تو ادہر ادوہر کے قیاسات کی پیروی کریں گے تو اُمتیوں کی، نام لیوا ہیں تو نیچے ہی نیچے کے بجھے معاف رکھا جائے اگر میں کھلے الفاظ میں کہدوں کہ "سچ تو یہ ہے کہ ہمارے اسلاف کا اسلام اور تھا اور ہمارا اور ہے، اگر وہ کامل مسلمان تھے تو ضرور ہمارے اسلام میں نقصان ہے اور بھائی اگر ہم باوجود اِن ڈھنگوں کے کامل مسلمان ہیں تو وہ اس اسلام سے یقیناً بہت دور بلکہ بالکل محروم تھے۔

جب تک ہمارے اچھے دن رہے جبتک ہم اصل اسلام پر قائم رہے جبتک ہمارے دلوں میں خوفِ خدا اور محبتِ رسول رہی تب تک تو ہم اصولاً ان ہی چیزوں پر کاربند رہے جس پر صحابہ اور تابعین تھے یعنے قرآن وحدیث۔ جب ہماری اچھائی برائی سے۔ ہماری خوبی خرابی سے۔ ہماری نیکی بدی سے بدل گئی بجائے خوفِ خدا کے ہر کہہ ومہ سے ہم ڈرنے لگ گئے، بجائے محبتِ رسول کے حب امتیوں کی محبت کے نشہ میں بدمست ہو گئے۔ تو ہم ان دو چیزوں سے الگ ہوتے گئے یہانتک کہ اب اس ہمارے زمانہ میں صرف قرآن وحدیث کا نام رہ گیا، عمل کے لئے اور چیز ہے اور تبرک کے لئے اور چیز "کھانے کے اور دکھانے کے اور" مسئلہ دیکھنا ہو تو ہدایہ شرح وقایہ کی ورق گردانی کی جائے۔ اگر تبرک حاصل کرنا ہو تو بخاری مسلم کی زیارت کر لی جائے، فتویٰ لکھنا ہو تو کنز قدوری کی ضرورت پڑے، ختم پڑہنا ہو تو ختم قرآن خوانی بھی ہو جائے، نَبَذُوا كِتَابَ اللّٰهِ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ کے پورے مصداق ہم بن گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث رد ہو جائے تو دل نہ دُکھے لیکن فقہ کی کسی جزئی کو کوئی ٹالدے تو قیامت قائم ہو جائے، اگر اتباع سنت کو ترک کیا جائے تو کوئی حرج نہیں لیکن ترکِ تقلید ترکِ اسلام سمجھا جائے، اگر رسول اللہؐ کی طرف سے نسبت ہٹ جائے تو پرواہ نہیں لیکن اماموں کی طرف سے نسبت ہٹانا کفر سمجھا جائے، محمدی نہ کہلواؤ لیکن اگر حنفی شافعی نہ کہلوائے تو یوں سمجھو کہ گویا کفر کی بھڑوں کے چھتے کو چھیڑ دیا اسلام کا تقاضا تو یہ تھا کہ خدا کی دی ہوئی دولت، ورثۂ رسول فرمانِ پیغمبر، حدیثِ نبوی کو مضبوطی سے تھام لیا جائے لیکن ہم نے اپنے لئے جدا جدا مذہب قائم کرلئے حنفیت اور شافعیت وغیرہ کی شاخوں نے شاہراہِ محمدی سے ہمیں دور ڈھکیل دیا، ہم نے بدبختی سے اماموں کی نہیں بلکہ ایک ہی امام کے اقوال کی تقلید شروع کر دی، اپنی نسبت بھی ان کی طرف کر لی، ان کے کل فرمان کو آنکھیں بند

کرکے مان لینا اپنا وظیفہ کر لیا چنانچہ اصول فقہ حنفی کی معتبر کتاب توضیح مع تلویح و دیگر حواشی مطبوعہ خیریہ مصر جلد اول ص ۱۳۶ میں لکھا ہے۔ فَاَمَّا الْمُقَلِّدُ فَالدَّلِیْلُ عِنْدَہٗ قَوْلُ الْمُجْتَہِدِ فَالْمُقَلِّدُ یَقُوْلُ ہٰذَا الْحُکْمُ وَاقِعٌ عِنْدِیْ لِاَنَّہٗ اَدّٰی اِلَیْہِ رَاْیُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَکُلَّمَا اَدّٰی اِلَیْہِ رَاْیُہٗ فَہُوَ وَاقِعٌ عِنْدِیْ۔ یعنی مقلد کی دلیل صرف اپنے امام کا قول ہے مقلد کسی مسئلہ کو مانتا ہے تو محض اس لئے کہ اوس کے امام کی یہی رائے ہے۔ اُس کے امام کی ہر رائے کا ماننا اسپر ضروری ہے اب آپ خیال فرمائیے کہ جس شخص کا یہ اسلام ہو اوسے قرآن سے کیا مطلب حدیث کی کیا واسطہ؟ خدا سے کیا غرض؟ رسول ﷺ سے کیا رشتہ؟ یہ ہے اور اس کا امام، اس کا عمل ہے اور اسکے امام کا حکم، اس زہریلی ہوا نے کچھ اس بے طرح رگ و پے میں سرایت کی اور رونگٹے رونگٹے میں ہمیت کا اثر پہنچایا کہ آج قرآن و حدیث پر عمل کرنیوالے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا، بے دین اور لامذہب سمجھے جانے لگے اتنے ہی پر بس نہ کی بلکہ اس فرقہ کے ذمہ بہتان باندھنے جھوٹ بولنے تہمتیں رکھنے میں بھی کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی، کہیں سے کوئی کتاب چھپتی ہے، کہیں سے اشتہار شائع ہو رہے ہیں، کہیں اخبارات کے کالم سیاہ ہو رہے ہیں کہ یہ ایسے اور ایسے کبھی تو نواب صاحبؒ کی کتابوں سے ہمیں الزام دیا جاتا ہے، کہیں مولنا اسماعیل شہیدؒ کی کتابوں سے کبھی حضرت میاں صاحبؒ کی اور کبھی امام شوکانیؒ کی اور کبھی عبدالوہاب نجدیؒ کی اور ساتھ ہی ساتھ ہمیں غیر مقلد بھی کہا جاتا ہے۔ ان عقل کے پتلوں کو کسی وقت شیطان اپنی گود سے دو گھڑی دور کرتا تو انہیں اتنا تو سوچنے کا موقعہ ملتا کہ ایک طرف تو ہم انہیں غیر مقلد کہتے ہیں، دوسری طرف ادہر کی اُدہر کی کتابوں سے انہیں الزام دیتے ہیں، تو دنیا کے شریف انسان ہمارے نام پر تھوکیں گے نہیں؟ یاد رکھو ہم اہلحدیث محمدیوں کا مذہب صرف قرآن و حدیث ہے، جو الزام آیتِ قرآنی پر، جو الزام صحیح حدیثِ نبوی پر ہو، وہ الزام اس فرقہ پر ہے جو الزام ان کے سوا کسی اور کے قول پر ہو وہ الزام جماعت اہلحدیث پر نہیں، اسلئے کہ اس گروہ کا امام سوائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی اور نہیں اور اسے ہمارے مخالف بھی مانتے ہیں مگر "خوئے بدرا بہانہ بسیار" انکا مقصد تو ہمیں کوسنا، ستانا، برا بھلا کہنا ہوتا ہے، ہر بہانے اپنے جلے دل کے پھپھولے پھوڑتے ہیں، چاہت اُن کی یہ ہے کہ ہم فقہا کی گتھیوں میں تمام مسلمانوں کو پھانس لیں، کوئی بھی اس جال سے باہر نہ رہجائے۔

دوستو! بات یہ ہے کہ تم نے قرآن حدیث کو چھوڑ کر امام صاحب کی بھی تقلید نہیں کی بلکہ تمہارا مذہب عجب بیچ کپ ہج نیا گورکھ دھندا ہے۔ بے طرح کی پنچایت ہے۔ تمہارے ہاں تو حنفی مذہب نام ہے ایک چوں چوں کے مربے کا، امام ابو حنیفہؒ فرمائیں وہ بھی حنفی مذہب، قاضی خاں کے فتاوی بھی حنفی مذہب، منیہ اور قنیہ کے مسائل بھی حنفی مذہب درمختار اور ردالمحتار کے مصنفین کے قیاسات بھی حنفی مذہب، عالمگیری اور کنز و قدوری کے اجتہادات بھی حنفی مذہب، علمار بلخ کا قول ہو تو حنفی مذہب، علمائے بخارا کہیں وہ بھی حنفی مذہب، علمائے سمرقند کا فتوی بھی حنفی مذہب، علمار ماوراء النہر کے قیاسات کو بھی یہ فخر حاصل، علمار خراسان کو بھی یہی مرتبہ، غرض کہ ایک ربڑ کی آنت ہے کہ کھینچے چلے جاؤ اور بڑھتی چلی جائے۔ سنئے! حنفی مذہب دو قسم کا ہے ایک تو وہ جسے

خود صاحبِ مذہب امام ابو حنیفہؒ نے بالاجمال بیان فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں، اِذَا صَحَّ الْحَدِیْثُ فَهُوَ مَذْهَبِیْ۔ ملاحظہ ہو حنفی مذہب
کی فقہ کی معتبر کتاب رد المختار مصری جلد اول ص ۲۸۳ یعنی جو صحیح حدیث میں ہے وہی میرا مذہب ہے۔ درمختار مصری جلد اول ص
میں ہے اِنْ تَوَجَّهَ لَكُمْ دَلِيْلٌ فَقُوْلُوْا بِهٖ یعنی جو دلیل قرآن حدیث تمہیں ملجائے اسی پر عمل کیا کرو، رد المختار کے اسی صفحہ
میں ہے۔ اِذَا صَحَّ الْحَدِيْثُ وَكَانَ عَلٰى خِلَافِ الْمَذْهَبِ عُمِلَ بِالْحَدِيْثِ وَيَكُوْنُ ذٰلِكَ مَذْهَبَهٗ وَلَا يَخْرُجُ مُقَلِّدُهٗ عَنْ كَوْنِهٖ حَنَفِيًّا
بِالْعَمَلِ بِهٖ فَقَدْ صَحَّ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا صَحَّ الْحَدِيْثُ فَهُوَ مَذْهَبِيْ وَقَدْ حَكٰى ذٰلِكَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ۔ یعنی امام ابو حنیفہ
فرماتے ہیں جو صحیح حدیث سے ثابت ہو وہ میرا مذہب ہے، اسلئے جب مقلد کو صحیح حدیث رسولؐ پہنچے اور اس کے خلاف اُسے
امام کا مذہب پہنچے تو بحیثیت مقلد ہونے کے بھی اس کا فرض یہی ہے کہ قول امام کو چھوڑے اور حدیث رسول پر عمل
کرے، دوسری قسم وہ ہے جسے فقہاء حنفیہ نے نقل کیا ہے، وہ عجب اندھیر نگری ہے، وہاں حلال کو حرام کہہ دینا
حرام کو حلال کر دکھانا، بائیں ہاتھ کا کھیل ہے وہاں برائی کو بھلائی، بھلائی کو برائی ہاں کو نا، اور نا کو ہاں بتلانا تو تقاضا
ہے، وہاں حیلے حوالے عین دانشمندی اور اجتہاد ہے، جو جی میں آیا وہ کہہ دیا اور امام صاحب کا نام لے دیا، سچ تو یہ
ہے کہ حنفی مذہب کا یہ فوٹو اگر کسی کے سامنے پیش کیا جائے تو نہ صرف اس مذہب سے بلکہ شاید مقلد مذہب سے بھی وہ بیزار ہو جائے
مقلد دوستو! آپ میں سے کوئی اس امرِ واقعی کا انکار قطعاً نہیں کر سکتا کہ آج حنفی مذہب کی کتابیں وہی ہیں
جو ان فقہاء کی تصنیف کردہ ہیں جن میں رطب و یابس سب کچھ جمع ہے اور وہ سارا کا سارا طومار حنفی مذہب کہلانے کا فخر رکھتا ہے۔

میرا ارادہ ہے کہ میں آپ کو بطور نمونہ کے ان فقہ کی کتابوں میں سے صرف ایک کتاب کے چند مسائل سناؤں آپ گو ان کتابوں
کو آجتک اسلامی کتابیں جانتے ہوں، قرآن حدیث کا عطر کہتے ہوں، حنفی مذہب کی جان سمجھتے ہوں لیکن میرا خیال یہ ہے
کہ مضمون مندرجہ ذیل کو دیکھ کر آپ کی طبیعت میں نفرت، دل میں کدورت، چہرہ پر غصہ، آنکھوں میں سرخی، اور دماغ
میں چکر آنے لگیں گے، آپ کو قطعاً یقین ہو جائیگا کہ اہلحدیث حق پر ہیں کہ انہوں نے سوا قرآن و حدیث کے
کسی اور کے اقوال کا ماننا اپنے ذمہ ضروری قرار نہیں دیا، وہ اچھے ہیں کہ اس دلدل سے بچے ہوئے ہیں، مجھے
یہ بھی خیال ہے کہ ممکن ہے آپ کے دل میں سے آواز اٹھے کہ یہ حوالے غلط ہوں گے، اس کی نسبت مجھے صرف
اتنا لکھنا کافی ہوگا کہ اگر ایک حوالہ بھی غلط ہو، ایک مسئلہ بھی اگر اس کتاب میں نہ ہو تو ایک سو روپیہ انعام۔ ساتھ
ہی یہ بھی گوش گذار کر دوں کہ اگر آپ سے کوئی یہ کہے کہ ہم حنفی ہیں، لیکن ہم ان مسائل کو نہیں مانتے، یہ غلط ہیں
امام صاحب کے ذمہ بہتان ہیں تو بھائی جان آپ اتنا بھی خیال کر لیجئے کہ جہاں اتنے بہتان باندھے گئے وہاں کیا
عجب کہ آمین رفع الیدین سورۂ فاتحہ وغیرہ کے مسائل میں بھی بہتان باندھا گیا ہو، جو لوگ ان گندے مسائل
کو امام صاحب کی طرف منسوب کر کے نقل کرنے والے ہیں، وہی آمین رفع الیدین وغیرہ کے مسائل کے بھی
ناقل ہیں۔ جب ان نقل کرنے والوں کا اعتبار نہ رہا اور یہ کتابیں پایۂ اعتبار سے ساقط ہو گئیں تو پھر یہ تیر
میر کیسی ہے آؤ سب ملکر قرآنِ کریم اور حدیثِ رسولِ رحیم پر عامل ہو جائیں۔ حاصل کلام اس مضمون کا یہ ہے کہ آج
جسے حنفی مذہب کہا جاتا ہے وہ در اصل اسلام کے سوا کچھ اور ہی چیز ہے اور ایسی چیز ہے کہ جسے ایک شریف انسان

قبول نہیں کرسکتا۔

اب ہدایہ شریف کے بعض انمول بے مثل مسائل سنئے۔ یہ وہ کتاب ہے جو درس تدریس میں داخل ہے جو حنفی مذہب کا بنیادی پتھر ہے جس کی بابت لکھتے ہیں۔ اِنَّ الْہِدَایَۃَ کَالْقُرْآنِ الخ یعنے ہدایہ مثل قرآن کے ہے۔ (ملاحظہ ہو مقدمہ ہدایہ جلد ۳ مطبوعہ فاروقی ص ۳)

مسئلہ نمبر ۱۔ اَلْقَہْقَہَۃُ فِیْ صَلٰوۃٍ ذَاتِ رُکُوْعٍ وَّسُجُوْدٍ۔۔۔ لٰکِنْ صَرَّحَاً فِیْ صَلٰوۃِ الْجَنَازَۃِ وَسَجْدَۃِ التِّلَاوَۃِ۔ (ہدایہ یوسفی جلد اول ص ۳۳۔ فصل فی نواقض الوضوء) یعنی اگر رکوع و سجدہ والی نماز میں کھلکھلا کر ہنس پڑا تو وضو ٹوٹ جائیگا۔ جنازہ کی نماز میں یا سجدۂ تلاوت میں کھلکھلا کر ہنسنے سے وضو نہیں جائیگا۔

مسئلہ نمبر ۲۔ بِخِلَافِ الْبَہِیْمَۃِ وَمَا دُوْنَ الْفَرْجِ (ہدایہ یوسفی جلد اول ص ۳۸ فصل فی الغسل) یعنی چوپائے کے ساتھ بدفعلی کرنے اور شرمگاہ کے سوا اور جگہ ۔۔۔۔۔ کرنے سے جب تک انزال نہ ہو غسل واجب نہیں

مسئلہ نمبر ۳۔ کُلُّ اِہَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَہُرَ۔۔۔۔۔ اِلَّا جِلْدَ الْخِنْزِیْرِ وَالْاٰدَمِیِّ (ہدایہ یوسفی جلد اول ص ۴۲ باب الماء الذی یجوز الخ) یعنی انسان اور خنزیر کے سوا جس جانور کے چمڑے کو دباغت دیجائے وہ پاک ہوجاتا ہے (یعنی کتے کی بھیڑیے کی گدھے کی اور تمام درندوں کی کھالیں بعد از دباغت پاک ہیں)۔

مسئلہ نمبر ۴۔ جَازَتِ الصَّلٰوۃُ فِیْہِ وَالْوُضُوْءُ مِنْہُ (ہدایہ یوسفی جلد اول ص ۴۲ باب الماء الذی یجوز) یعنی کتے، بھیڑیے، گدھے وغیرہ کی دباغت دی ہوئی کھال کو پہن کر نماز ہوجاتی ہے اور ان کھالوں کے ڈول بنا کر ان میں پانی بھر کر وضو کرنا بھی جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۵۔ لَیْسَ الْکَلْبُ نَجِسَ الْعَیْنِ (ہدایہ یوسفی جلد اول ص ۴۲ باب الماء الذی الخ) یعنی کتا نجس العین نہیں۔

مسئلہ نمبر ۶۔ یَطْہُرُ بِالذَّکٰوۃِ۔۔۔۔۔ وَکَذٰلِکَ یَطْہُرُ لَحْمُہٗ (ہدایہ یوسفی جلد اول ص ۴۵ باب الماء الذی یجوز الخ) یعنی ان جانوروں کتے، بھیڑیے، گدھے وغیرہ درندوں کی کھالیں، بلکہ گوشت بھی ذبح کرنے سے پاک ہوجاتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۷۔ اِنِ اشْتَدَّ فَعِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ یَجُوْزُ التَّوَضِّیْ بِہٖ لِاَنَّہٗ یَحِلُّ شُرْبُہٗ عِنْدَہٗ (ہدایہ یوسفی جلد اول ص ۵۱ فصل فی الآسار) یعنی کھجور کی شراب سے وضو کرنا جائز ہے اور اس شراب کو پینا بھی حلال ہے۔ امام ابو حنیفہ کا فرمان یہی ہے۔

مسئلہ نمبر ۸۔ یَجُوْزُ التَّیَمُّمُ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَمُحَمَّدٍ۔۔۔۔۔۔۔ وَالْحَجَرِ وَالْجَصِّ وَالنُّوْرَۃِ وَالْکُحْلِ وَالزَّرْنِیْخِ (ہدایہ یوسفی جلد اول ص ۵۳۔ باب التیمم) یعنی پتھر سے اور گچ سے اور چونہ سے اور سرمہ سے اور ہڑتال سے بھی تیمم ہو سکتا ہے۔ امام ابو حنیفہ کا خیال یہی ہے اور امام محمد بھی ان کے ہمخیال ہیں۔

مسئلہ نمبر ۹۔ مَنْ حَضَرَ الْعِیْدَ فَخَافَ اِنِ اشْتَغَلَ بِالطَّہَارَۃِ اَنْ یَّفُوْتَہُ الْعِیْدُ یَتَیَمَّمُ (ہدایہ یوسفی جلد اول

ص۵۶ باب التیمم، یعنی کوئی شخص عیدگاہ پہونچا - نماز ہو رہی ہے - اُسے خوف ہے کہ اگر میں وضو کرونگا تو نماز ختم ہوجائیگی تو تیمم کرکے شامل ہوجائے -

مسئلہ نمبر ۱۰ - وَقَدْرُ الدِّرْهَمِ وَمَا دُوْنَهُ مِنَ النَّجَسِ الْمُغَلَّظِ كَالدَّمِ وَالْبَوْلِ وَالْخَمْرِ وَخُرْءِ الدَّجَاجِ وَبَوْلِ الْحِمَارِ جَازَتِ الصَّلٰوةُ مَعَهُ (ہدایہ یوسفی جلد اول ص۶۱ باب الانجاس الخ) یعنی غلیظ نجاست جیسے کہ ناپاک خون اور پیشاب اور شراب اور مرغ کی بیٹ اور گدھے کا پیشاب وغیرہ کپڑے پر یا جسم پر بقدر ایک درہم کے لگا ہوا ہو تو بھی نماز ہوجائیگی (بقدر درہم سے مراد ہتیلی کی چوڑائی کے برابر ہے اور وزن میں ایک مثقال) (ہدایہ یوسفی ص۶۲ باب الانجاس -

مسئلہ نمبر ۱۱ - اِنْ كَانَتْ مُخَفَّفَةً ...... جَازَتِ الصَّلٰوةُ مَعَهُ حَتّٰى يَبْلُغَ رُبُعَ الثَّوْبِ يُرْوٰى ذٰلِكَ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ (ہدایہ یوسفی جلد اول ص۶۲ باب الانجاس) یعنی اگر نجاست خفیف ہو اور اس سے کپڑا نجس ہوگیا ہو، اگر چوتھے حصے سے کم ہو تو اُسے پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے - امام ابو حنیفہؒ کا مسلک یہی ہے -

مسئلہ نمبر ۱۲ - اِنْ اَصَابَهُ خُرْءُ مَا لَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ مِنَ الطُّيُوْرِ اَكْثَرُ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهَمِ اَجْزَأَتِ الصَّلٰوةُ فِيْهِ عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ (ہدایہ یوسفی جلد اول ص۶۳ باب الانجاس الخ) یعنی اگر حرام پرندوں کی بیٹ کپڑے پر ہتیلی کی چوڑائی سے بھی زیادہ لگی ہوئی ہو پھر بھی نماز ہوجائیگی - امام حنیفہ کی فقہ یہی ہے اور امام ابویوسف بھی اُن کے ساتھ متفق ہیں -

مسئلہ نمبر ۱۳ - فَاِنِ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ بِالْفَارِسِيَّةِ اَوْ قَرَأَ فِيْهَا اَوْ ذَبَحَ وَسَمّٰى بِالْفَارِسِيَّةِ وَهُوَ يُحْسِنُ الْعَرَبِيَّةَ اَجْزَأَهُ عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ (ہدایہ یوسفی جلد اول ص۹۵ باب صفۃ الصلوٰۃ) یعنی ایک شخص عربی میں اچھی طرح پڑھ سکتا ہے باوجود اس کے فارسی میں قرآن کے معنی پڑھتا ہے - قرآن نماز میں نہیں پڑھتا اللہ اکبر کے بدلے بھی اس کا ترجمہ فارسی میں پڑھ دیتا ہے تو اس کی نماز جائز ہے - امام ابو حنیفہ کا فتوی یہی ہے اور امام صاحب یہ بھی فرماتے ہیں کہ اگر بسم اللہ و اللہ اکبر نہ کہے اور فارسی میں اللہ کا نام لیکر ذبح کرڈالے تو بھی جائز ہے بلکہ اسی صفحہ میں آگے چلکر لکھتے ہیں کہ فارسی کی بھی کوئی قید نہیں بِاَيِّ لِسَانٍ كَانَ - یعنی جس زبان میں چاہے ترجمہ ادا کردے -

مسئلہ نمبر ۱۴ - ثُمَّ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اَنَّهُ لَا يَاْتِيْ بِهَا فِيْ اَوَّلِ كُلِّ رَكْعَةٍ (ہدایہ یوسفی جلد اول ص۹۷ باب صفۃ الصلوٰۃ) یعنی امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ ہر رکعت میں بسم اللہ الرحمن الرحیم سورۂ فاتحہ سے پہلے نہ پڑھے صرف پہلی رکعت میں پڑھے -

مسئلہ نمبر ۱۵ - لَا يَاْتِيْ بِهَا بَيْنَ السُّوْرَةِ وَالْفَاتِحَةِ (ہدایہ یوسفی جلد اول ص۹۷ باب صفۃ الصلوٰۃ) یعنی سورہ فاتحہ پڑھ لی پھر دوسری سورت نماز میں پڑھے تو اس سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ پڑھے -

مسئلہ نمبر ۱۶ - اَمَّا الْاِسْتِوَاءُ قَائِمًا فَلَيْسَ بِفَرْضٍ (ہدایہ یوسفی جلد اول ص۹۹ باب صفۃ الصلوٰۃ) یعنی

رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا فرض نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۷۔ کَذَا الْجَلْسَۃُ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ (ہدایہ یوسفی جلد اول ص۹۹ باب صفۃ الصلوٰۃ) یعنی دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا بھی فرض نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۸۔ وَالطَّمَانِیْنَۃُ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَ ہٰذَا عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَ مُحَمَّدٍ (ہدایہ یوسفی جلد اول ص۹۹ باب صفۃ الصلوٰۃ) یعنی رکوع سجدہ بھی آرام سے کرنا فرض نہیں۔ امام ابو حنیفہ کا اجتہاد یہی ہے (کہ نہ تو سیدھا کھڑا ہونا فرض نہ دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا فرض نہ آرام سے رکوع کرنا فرض)

مسئلہ نمبر ۱۹۔ فَاِنِ اقْتَصَرَ عَلٰی اَحَدِہِمَا جَازَ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ (ہدایہ یوسفی جلد اول ص۱۰۰ باب صفۃ الصلوٰۃ) یعنی اگر سجدے میں صرف ناک زمین پر لگائی اور پیشانی نہ لگائی یا پیشانی لگائی اور ناک نہ لگائی تو بھی جائز ہے۔ امام ابو حنیفہ کی رائے یہی ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۰۔ یُکْرَہُ تَقْدِیْمُ...... وَالْاَعْمٰی (ہدایہ یوسفی جلد اول ص۱۱۰ باب الامامۃ) یعنی اندھے شخص کو امام بنانا مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۱۔ اِنْ تَعَمَّدَ الْحَدَثَ فِیْ ہٰذِہِ الْحَالَۃِ اَوْ تَکَلَّمَ...... تَمَّتْ صَلٰوتُہٗ (ہدایہ یوسفی جلد اول ص۱۱۶ باب الحدث الخ) یعنی اگر جان بوجھ کر تشہد کے بعد گوز مار دے یا بات چیت کرے تو اس کی نماز پوری ہو جائیگی (گویا ہوا نکال دینا سلام کے قائم مقام ہے)۔

مسئلہ نمبر ۲۲۔ یُکْرَہُ اَنْ یَّدْفَعَ اِلٰی وَاحِدٍ مِاْئَتَیْ دِرْہَمٍ فَصَاعِدًا (ہدایہ یوسفی جلد اول ص۱۸۹، ۱۹۰ باب من یجوز دفع الصدقات الخ) یعنی کسی غریب مسکین شخص کو زکوٰۃ کے مال میں سے دو سو درہم یعنی پچاس روپے یا اس سے زیادہ دینا مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۳۔ کَالْمُسْتَمْنِیْ بِالْکَفِّ عَلٰی مَا قَالُوْا (ہدایہ یوسفی جلد اول ص۱۹۹ باب ما یوجب القضاء الخ) یعنے مشت زنی کرنے والے کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔ حنفی مذہب کے فقہاء نے یہی کہا ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۴۔ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ اَنَّہٗ لَا یَجِبُ الْکَفَّارَۃُ بِالْجِمَاعِ فِی الْمَوْضِعِ الْمَکْرُوْہِ (ہدایہ یوسفی جلد اول ص۲۰۱ باب ما یوجب القضاء الخ) یعنے پاخانے کی جگہ میں وطی کرنے سے کفارہ واجب نہیں ہوتا۔ امام ابو حنیفہ کا فتویٰ یہی ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۵۔ لَوْ جَامَعَ مَیِّتَۃً اَوْ بَہِیْمَۃً فَلَا کَفَّارَۃَ اَنْزَلَ اَوْ لَمْ یُنْزِلْ (ہدایہ یوسفی جلد اول ص۲۰۱ باب ما یوجب القضاء الخ) مردہ عورت سے یا چوپائے سے بدفعلی کرنے سے روزہ کا کفارہ نہیں آتا (اگرچہ دل کھول کر کیا ہو) یہانتک کہ انزال بھی ہوگیا ہو۔

مسئلہ نمبر ۲۶۔ مَنْ جَامَعَ فِیْمَا دُوْنَ الْفَرْجِ فَاَنْزَلَ...... لَا کَفَّارَۃَ عَلَیْہِ

(ہدایہ یوسفی جلد اول صـ۲۰۲ باب ما یوجب القضاء الخ) یعنے شرمگاہ کے سوا کسی اور جگہ جماع کیا اور انزال بھی ہوا۔ پھر بھی روزہ کا کفّارہ لازم نہیں آئے گا۔

مسئلہ نمبر ۲۷۔ لَا یُشْعِرُ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَیُکْرَہُ .... وَلِاَبِیْ حَنِیْفَۃَ اَنَّہٗ مُثْلَۃٌ (ہدایہ یوسفی جلد اول صـ۲۴۳ باب التمتع) یعنی قربانی کے جانور کا اشعار کرنا (یعنی اس کے کوہان پر نشان کر دینا جو سنّت ہے) مکروہ ہے بلکہ یہ مُثلہ کرنا ہے (یعنی اعضاء بدن کا کاٹ دینا) امام ابوحنیفہ کی رائے یہی ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۸۔ مَسِّ امْرَأَۃٍ بِشَہْوَۃٍ وَنَظَرَہٗ اِلٰی فَرْجِہَا وَنَظَرِہَا اِلٰی ذَکَرِہٖ عَنْ شَہْوَۃٍ (ہدایہ یوسفی جلد ۲ صـ۲۸۹ فصل فی المحرمات) یعنی کسی مرد نے کسی غیر عورت کو شہوت کے ساتھ چھولیا اوس کی شرمگاہ کو دیکھ لیا اس عورت نے اسکی شرمگاہ کو شہوت کی نظر سے دیکھ لیا تو اس عورت کی ماں اور بیٹی اس مرد پر حرام ہوگئی۔

مسئلہ نمبر ۲۹۔ وَلَوْ مَسَّ فَاَنْزَلَ .... وَالصَّحِیْحُ اَنَّہٗ لَا یُوْجِبُہَا .... وَعَلٰی ہٰذَا اِتْیَانُ الْمَرْأَۃِ فِی الدُّبُرِ (ہدایہ یوسفی جلد ۲ صـ۲۸۹ فصل فی بیان المحرمات) یعنی اگر چھونے سے انزال ہو جائے تو حرمت ثابت نہ ہوگی، اسی طرح اگر خلافِ فطرت فعل کیا یعنی اس عورت سے پاخانہ کی جگہ وطی کی تو بھی حرمت ثابت نہ ہوگی (یعنی صرف چھونے سے حرمت ثابت لیکن اگر اتنا مساس کیا کہ انزال ہوگیا تو حرمت زائل، صرف دیکھ لینے سے حرمت موجود لیکن شرمناک بدفعلی سے حرمت مفقود)

مسئلہ ۳۰۔ اِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَہٗ طَلَاقًا بَائِنًا اَوْ رَجْعِیًّا لَمْ یَجُزْ لَہٗ اَنْ یَتَزَوَّجَ بِاُخْتِہَا حَتّٰی تَنْقَضِیَ عِدَّتُہَا (ہدایہ یوسفی جلد ۲ صـ۲۸۹ فصل فی المحرمات، یعنی ایک شخص نے اپنی بیوی کو بائن طلاق دیدی یا رجعی۔ جبتک اوس کی عدت نہ گذر جائے وہ مرد اوس کی بہن سے نکاح نہیں کرسکتا (عورت کی عدت تو سنی تھی یہ مرد کا عدت گذارنا حنفیوں کو مبارک ہو)

مسئلہ ۳۱۔ اِذَا رَاٰی امْرَأَۃً تَزْنِیْ فَتَزَوَّجَہَا حَلَّ لَہٗ اَنْ یَطَأَہَا قَبْلَ اَنْ یَسْتَبْرِأَہَا عِنْدَہُمَا (ہدایہ یوسفی جلد ۲ صـ۲۹۲ فصل فی المحرمات) یعنی کسی عورت کو زنا کرتے ہوئے دیکھا اور اس سے نکاح کرلیا تو اس سے ہمبستر ہونا جائز ہے اور کچھ ضرورت نہیں کہ ایک حیض تک ٹھیرے۔

مسئلہ نمبر ۳۲۔ مَنِ ادَّعَتْ عَلَیْہِ امْرَأَۃٌ اَنَّہٗ تَزَوَّجَہَا وَاَقَامَتْ بَیِّنَۃً فَجَعَلَہَا الْقَاضِیُ امْرَأَتَہٗ وَلَمْ یَکُنْ تَزَوَّجَہَا وَسِعَہَا الْمُقَامُ مَعَہٗ وَاَنْ تَدَعَہٗ یُجَامِعُہَا وَہٰذَا عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ (ہدایہ یوسفی جلد ۲ صـ۲۹۳ بیان المحرمات) یعنی ایک عورت نے ایک مرد پر جھوٹا دعوی کیا کہ اُس نے اس سے نکاح کیا ہے اور جھوٹے گواہ گذار دئے۔ قاضی نے اس پر فیصلہ کر دیا حالانکہ حقیقتاً نکاح نہیں ہوا، تو اب ان دونوں کو یکجا رہنا سہنا اور مجامعت اور صحبت کرنا سب جائز ہے۔ امام ابوحنیفہ کا فتویٰ یہی ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۳ - فَاِنْ تَزَوَّجَ الذِّمِّیُّ ذِمِّیَّۃً عَلٰی خَمْرٍ اَوْ خِنْزِیْرٍ ثُمَّ اَسْلَمَا اَوْ اَسْلَمَ اَحَدُھُمَا فَلَھَا الْخَمْرُ وَالْخِنْزِیْرُ (ہدایہ یوسفی جلد ۲ صفحہ ۳۱۸ فصل فی احکام النکاح فی الکفار) یعنی ذمی مرد نے ذمی عورت سے نکاح کیا اور مہر میں شراب یا سور مقرر کیا پھر دونوں میاں بیوی مسلمان ہوگئے تو بھی مہر میں شراب یا سور ادا کرے اسی طرح اگر دونوں میں سے ایک مسلمان ہوگیا تو بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۴ - فَاِنِ امْتَنَعَ الشُّھُوْدُ مِنَ الْاِبْتِدَاءِ سَقَطَ الْحَدُّ (ہدایہ یوسفی جلد ۲ صفحہ ۴۸۸ فصل کیفیۃ الحد) یعنی زانی کو سنگسار کرنے کے وقت پہلے گواہ سنگ باری شروع کریں۔ اگر وہ نہ کریں تو حد ساقط ہو جاسے گی یعنی زانی کو پھر رجم ہی نہ کیا جائے۔

مسئلہ نمبر ۳۵ - جَارِیَۃُ اَبِیْہِ وَاُمِّہٖ وَزَوْجَتِہٖ (ہدایہ یوسفی جلد ۲ صفحہ ۴۹۲ باب الوطی الذی یوجب الخ) یعنی جو شخص اپنے باپ کی یا اپنی ماں کی یا اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کرے اور یہ کہدے کہ میں نے خیال کیا تھا کہ یہ مجھ پر حلال ہے تو اسے حد نہیں لگائی جائیگی۔

مسئلہ نمبر ۳۶ - وَالْمُطَلَّقَۃُ ثَلٰثًا وَھِیَ فِی الْعِدَّۃِ وَبَائِنًا بِالطَّلَاقِ عَلٰی مَالٍ وَھِیَ فِی الْعِدَّۃِ وَاُمُّ وَلَدٍ اَعْتَقَھَا مَوْلَاھَا وَھِیَ فِی الْعِدَّۃِ (ہدایہ یوسفی جلد ۲ صفحہ ۴۹۲ باب الوطی الذی یوجب الخ) یعنی کسی شخص نے اپنی بیوی کو طلاقیں دیدیں اور پھر اس سے عدت کے اندر زنا کیا یا طلاق بائن مال لیکر دیدی پھر عدت میں زنا کیا اور ام ولد لونڈی کو آزاد کر دیا اور عدت میں اُس سے زنا کاری کی اور غلام نے اپنے آقا کی لونڈی سے زنا کیا۔ اگر یہ لوگ کہدیں کہ ہم نے اسے حلال جانا تھا تو اُن میں سے کسی پر حد نہیں۔

مسئلہ نمبر ۳۷ - وَالْجَارِیَۃُ الْمَرْھُوْنَۃُ فِیْ حَقِّ الْمُرْتَھِنِ (ہدایہ یوسفی صفحہ ۴۹۲ ج ۲ باب الوطی الخ) یعنی اگر کسی کے پاس دوسرے کی لونڈی گروی ہو اور وہ اس سے بدکاری کرے تو اسپر بھی کوئی حد نہیں خواہ وہ کہے کہ میں اسے حلال خیال کرتا تھا خواہ کہے کہ میں اسے حرام جانتا تھا۔ ملاحظہ ہو اس سے اگلا صفحہ

مسئلہ نمبر ۳۸ - لَا حَدَّ عَلٰی مَنْ وَطِیَٔ جَارِیَۃَ وَلَدِہٖ وَوَلَدِ وَلَدِہٖ وَاِنْ قَالَ عَلِمْتُ اَنَّھَا عَلَیَّ حَرَامٌ (ہدایہ یوسفی جلد ۲ صفحہ ۴۹۳ باب الوطی الذی یوجب الخ) یعنی اگر کوئی شخص اپنی اولاد یا اولاد کی اولاد کی لونڈی سے بدکاری کرے اگرچہ وہ جانتا ہو کہ یہ اوس پر حرام ہے تاہم اسے حد نہ ماری جائے۔

مسئلہ نمبر ۳۹ - مَنْ تَزَوَّجَ امْرَاَۃً لَا یَحِلُّ لَہٗ نِکَاحُھَا فَوَطِئَھَا لَا یَجِبُ عَلَیْہِ الْحَدُّ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح (ہدایہ مطبوعہ یوسفی جلد ۲ صفحہ ۴۹۴) یعنی جو شخص اون عورتوں میں سے کسی سے نکاح کرے جن سے نکاح حرام ہے۔ (جیسے ماں بہن بیٹی وغیرہ) اس پر حد واجب نہیں۔ امام ابو حنیفہ رح کا فرمان یہی ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۰ - مَنْ اَتَی امْرَاَۃً فِی الْمَوْضِعِ الْمَکْرُوْہِ اَوْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَلَا حَدَّ عَلَیْہِ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح (ہدایہ یوسفی جلد ۲ صفحہ ۴۹۵ باب الوطی الذی یوجب الحد الخ) یعنی جو شخص کسی عورت کی یا مرد کی پاخانہ کی جگہ میں بدکاری کرے تو اوس پر کوئی حد نہیں۔ امام ابو حنیفہ کا فرمان یہی ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۱ - مَنْ زَنٰی فِیْ دَارِ الْحَرْبِ اَوْ فِیْ دَارِ الْبَغْیِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَیْنَا لَا یُقَامُ عَلَیْہِ الْحَدُّ (ہدایہ یوسفی جلد ۲ صفحہ ۴۹۵ باب الوطی الذی یوجب الحد الخ) یعنی جو شخص کفار کی حکومت میں یا باغیوں کی حکومت کے علاقہ میں زنا کرے الخ

اسلامی حکومت میں آجائے تو اوس پر زنا کاری کی کوئی حد نہیں۔

مسئلہ نمبر ۴۲۔ مَنْ وَطِیَ بَہِیْمَۃً فَلَا حَدَّ عَلَیْہِ (ہدایہ یوسفی جلد ۲ ص ۴۹۹ باب الوطی الذی الخ) یعنی جو شخص چوپائے سے بدفعلی کرے اس پر حد نہیں۔

مسئلہ نمبر ۴۳۔ اِذَا زَنَی الصَّبِیُّ اَوِ الْمَجْنُوْنُ بِامْرَاَۃٍ طَاوَعَتْہُ فَلَا حَدَّ عَلَیْہِ وَلَا عَلَیْہَا۔ (ہدایہ یوسفی جلد ۲ ص ۴۹۸ باب الوطی الذی یوجب الحد الخ) یعنی اگر کوئی عورت اپنی خوشی اور رضا مندی سے کسی بیوقوف یا بچے کے ساتھ زنا کرائے تو اوس عورت پر کوئی حد نہیں نہ اوس بے وقوف یا بچے پر۔

مسئلہ نمبر ۴۴۔ کُلُّ شَیْءٍ صَنَعَہُ الْاِمَامُ الَّذِیْ لَیْسَ فَوْقَہُ اِمَامٌ فَلَا حَدَّ عَلَیْہِ اِلَّا الْقِصَاصَ (ہدایہ یوسفی جلد ۲ ص ۴۹۸ باب الوطی الذی یوجب الحد الخ) یعنی خود مختار آزاد پادشاہ جو کچھ برا کام کرے (مثلاً چوری زنا کاری شراب خوری وغیرہ) اوس پر کوئی حد نہیں ہاں اگر کسی کو قتل کر ڈالے تو قصاص ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۵۔ اِذَا شَہِدَ عَلَیْہِ الشُّہُوْدُ بِسَرِقَۃٍ اَوْ بِشُرْبِ خَمْرٍ اَوْ بِزِنًا بَعْدَ حِیْنٍ لَمْ یُؤْخَذْ بِہٖ (ہدایہ جلد ۲ ص ۴۹۹ باب الشہادۃ علی الزنا الخ) یعنی کسی چور کی چوری شرابی کی شرابخوری زانی کی زنا کاری کی گواہوں نے ذرا عرصے کچھ دنوں بعد گواہی دی تو اوس مجرم کو نہ پکڑا جائے نہ حد ماری جائے (کچھ دنوں بعد سے مراد ایک ماہ کے بعد ہے۔ ملاحظہ ہو اس کا حاشیہ)

مسئلہ نمبر ۴۶۔ اِنْ شَہِدُوْا اَنَّہُ زَنٰی بِامْرَاَۃٍ لَا یَعْرِفُوْنَہَا لَمْ یُحَدَّ (ہدایہ یوسفی جلد ۲ ص ۵۰۰ باب الشہادۃ علی الزنا الخ) یعنی اگر گواہوں نے گواہی زنا کی دی لیکن اس عورت کو وہ پہچانتے نہ تھے (مرد کو صرف جانتے تھے) تو اوسے حد نہ لگائی جائے۔

مسئلہ نمبر ۴۷۔ اِنْ شَہِدَ اثْنَانِ اَنَّہُ زَنٰی بِفُلَانَۃٍ فَاسْتَکْرَہَہَا وَآخَرَانِ اَنَّہَا طَاوَعَتْہُ دُرِیَ الْحَدُّ عَنْہُمَا جَمِیْعًا عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَہُوَ قَوْلُ زُفَرَ (ہدایہ یوسفی جلد ۲ ص ۵۰۰ باب الشہادۃ علی الزنا الخ) یعنی ایک زانی کے زنا پر چار گواہ ہیں دو تو کہتے ہیں کہ وہ عورت راضی نہ تھی دو کہتے ہیں وہ بھی راضی تھی تو عورت کو حد لگائی جائیگی نہ مرد کو۔ امام ابوحنیفہ کا فتویٰ یہی ہے اور ان کے شاگرد امام زفر بھی ان کے ساتھ ہیں۔

مسئلہ نمبر ۴۸۔ اِنْ اَقَرَّ بَعْدَ ذَہَابِ رَائِحَتِہَا لَمْ یُحَدَّ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ (ہدایہ یوسفی جلد ۲ ص ۵۰۵ باب حد الشرب الخ) یعنی ایک شرابی نے اپنے شراب پینے کا اقرار کیا لیکن اسوقت اسکے منہ کی شراب کی بدبو چلی گئی تو باوجود اس کے اقرار کے اُسے حد نہیں لگے گی۔

مسئلہ نمبر ۴۹۔ کَذٰلِکَ اِذَا شَہِدُوْا عَلَیْہِ بَعْدَ مَا ذَہَبَ رِیْحُہَا عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ (ہدایہ یوسفی جلد ۲ ص ۵۰۵ باب حد الشرب) یعنی شرابی نے شراب پی جب اس کے منہ کی بدبو چلی گئی تو اگرچہ گواہ گواہی دیں تاہم حد نہیں لگائی جائیگی۔

مسئلہ نمبر ۵۰۔ لِاَنَّ السُّکْرَ مِنَ الْمُبَاحِ لَا یُوْجِبُ الْحَدَّ کَالْبَنْجِ (ہدایہ یوسفی جلد ۲ ص ۵۰۶ باب حد الشرب) یعنی جو نشہ لانیوالی مباح چیزیں ہیں اون کے استعمال سے اگر نشہ آجائے تو حد نہیں جیسے بھنگ کا پینا۔

مسئلہ نمبر ۵۱۔ لَا یُقْطَعُ ... کَالْخَشَبِ وَالْحَشِیْشِ وَالْقَصَبِ وَالسَّمَکِ وَالصَّیْدِ وَالزِّرْنِیْخِ وَالْمَغْرَۃِ وَالنُّوْرَۃِ وَیُقْطَعُ ... فِی الطَّیْرِ اِلَّا الدَّجَاجَ وَالْبَطَّ وَالْحَمَامَ (ہدایہ یوسفی جلد ۲ ص ۵۱۰ باب ما یقطع فیہ الخ) یعنی خشک لکڑیاں اور گھانس

اور بانس اور مچھلی اور پرند جیسے مرغ بطخ کبوتر وغیرہ اور ہرتال اور سرخ مٹی اور قلعی چونے کا جو چور ہو اس کے
ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔

مسئلہ نمبر ۵۲ - لَا قَطْعَ فِیْمَا یَتَسَارَعُ اِلَیْهِ الْفَسَادُ کَاللَّبَنِ وَاللَّحْمِ وَالْفَوَاکِهِ الرَّطْبَةِ - (ہدایہ یوسفی جلد ۲ ص ۵۱۸
باب مایقطع فیہ الخ) یعنے ان چیزوں کے چرانے میں بھی ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے جو جلد خراب ہو جاتی ہیں جیسے دودھ
گوشت اور تر میوے۔

مسئلہ نمبر ۵۳ - لَا قَطْعَ فِی الْاَشْرِبَةِ الْمُطْرِبَةِ (ہدایہ یوسفی جلد ۲ ص ۵۱۸ باب مایقطع فیہا) یعنے نشہ والی پینے کی
چیزوں کے چرانے سے بھی ہاتھ کاٹا نہیں جاتا۔

مسئلہ نمبر ۵۴ - وَلَا فِی الطُّنْبُوْرِ لِاَنَّهُ مِنَ الْمَعَازِفِ (ہدایہ یوسفی جلد ۲ ص ۵۱۸ باب مایقطع فیہ) یعنی طنبورہ وغیرہ باجے گاجے چرانے
سے بھی ہاتھ نہیں کٹ سکتا۔

مسئلہ ۵۵ - وَلَا فِی سَرِقَةِ الْمُصْحَفِ وَاِنْ کَانَ عَلَیْهِ حِلْیَةٌ (ہدایہ یوسفی جلد ۲ ص ۵۱۸ باب مایقطع فیہ الخ) یعنی قرآن شریف
کے چور کے ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے اگرچہ وہ سونے کے کام والا ہو۔

مسئلہ نمبر ۵۶ - لَا یُقْطَعُ فِی اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ (ہدایہ یوسفی جلد ۲ ص ۵۱۸ باب مایقطع فیہ) یعنی خانہ کعبہ مسجد حرام
کے دروازے اگر کوئی چور چرا جائے تو اس کے بھی ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے

مسئلہ ۵۷ - لَا الصَّلِیْبُ مِنَ الذَّهَبِ وَلَا الشِّطْرَنْجُ وَلَا النَّرْدُ (ہدایہ یوسفی جلد ۲ ص ۵۱۹ باب مایقطع فیہ الخ) یعنی
سونے کی صلیب اور شطرنج اور پانسے چرانے والے کا ہاتھ نہ کاٹنے چاہئیں۔

مسئلہ نمبر ۵۸ - لَا قَطْعَ عَلٰی سَارِقِ الصَّبِیِّ الْحُرِّ وَاِنْ کَانَ عَلَیْهِ حُلِیٌّ (ہدایہ یوسفی جلد ۲ ص ۵۱۹ باب مایقطع فیہ) یعنی اگر
کوئی شخص چھوٹے بچے کو چرا جائے اگرچہ وہ زیور بھی پہنے ہوئے ہو تاہم اس کے ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔

مسئلہ نمبر ۵۹ - لَا قَطْعَ فِی سَرِقَةِ الْعَبْدِ الْکَبِیْرِ (ہدایہ یوسفی جلد ۲ ص ۵۱۹ باب مایقطع فیہ الخ) یعنی بڑی عمر کے غلام کو چرایا
جائے تو بھی ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۶۰ - لَا فِی سَرِقَةِ کَلْبٍ وَلَا فَهْدٍ (ہدایہ یوسفی جلد ۲ ص ۵۱۹ باب مایقطع فیہ الخ) یعنی کتے کے اور چیتے کے
چور پر ہاتھ کٹنا نہیں۔

مسئلہ نمبر ۶۱ - لَا قَطْعَ فِی دُفٍّ وَلَا طَبْلٍ وَلَا بَرْبَطٍ وَلَا مِزْمَارٍ (ہدایہ یوسفی جلد ۲ ص ۵۱۹) یعنی ڈھپ طبلہ
بربط اور دوسری قسم کے باجوں کے چور کے ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔

مسئلہ نمبر ۶۲ - لَا قَطْعَ عَلَی النَّبَّاشِ وَهٰذَا عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَةَ - (ہدایہ یوسفی جلد ۲ ص ۵۲۰ باب مایقطع فیہ الخ) یعنی کفن چور
کا ہاتھ بھی نہ کاٹنا چاہیے۔

مسئلہ نمبر ۶۳ - مَنْ سَرَقَ عَیْنًا فَقُطِعَ فِیْهَا فَرَدَّهَا ثُمَّ عَادَ فَسَرَقَهَا وَهِیَ بِحَالِهَا لَمْ یُقْطَعْ (ہدایہ یوسفی جلد ۲ ص ۵۲۱
باب مایقطع فیہ الخ) یعنی ایک شخص نے ایک چیز چرائی اس کا ہاتھ کاٹا گیا اور وہ چیز مالک کے پاس پہونچ گئی اسی چور نے پھر دوبارہ
اسی چیز کو چرایا تو اب اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائیگا۔

مسئلہ نمبر ۶۴ - مَنْ سَرَقَ مِنْ اَبَوَیْهِ اَوْ وَلَدِهٖ اَوْ ذِیْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْهُ لَمْ یُقْطَعْ - (ہدایہ یوسفی جلد ۲ ص ۵۲۲ فصل فی الحرز

یعنی جو شخص اپنے ماں باپ یا اولاد یا کسی اور ذی محرم رشتہ دار کی چوری کرے اسکا ہاتھ بھی نہ کاٹا جائیگا۔

مسئلہ نمبر ۶۵ - لَوْ سَرَقَ مِنْ بَيْتِ ذِي رَحِمٍ مَحْرَمٍ مَتَاعَ غَيْرِهِ يَنْبَغِي اَنْ لَا يُقْطَعَ (ہدایہ جلد ۲ ص ۵۲۲ فصل فی الحرز الخ)
یعنی اگر کسی غیر شخص کی چیز اپنے ذی محرم رشتہ دار کے گھر سے کوئی چرائے پھر بھی اس پر حد نہیں۔

مسئلہ نمبر ۶۶ - لَا قَطْعَ عَلَى مَنْ سَرَقَ مَالًا مِنْ حَمَّامٍ اَوْ مِنْ بَيْتٍ اُذِنَ لِلنَّاسِ فِي دُخُولِهِ فِيهِ (ہدایہ یوسفی جلد ۲ ص ۵۲۳ فصل فی الحرز الخ) یعنی حمام میں سے یا ایسے گھر میں سے جس میں آنے جانیکی اجازت ہو کوئی چیز چرالائے تو اسپر بھی حد نہیں۔

مسئلہ نمبر ۶۷ - لَا قَطْعَ عَلَى الضَّيْفِ اِذَا سَرَقَ مِمَّنْ اَضَافَهُ (ہدایہ جلد ۲ ص ۵۲۳ فصل فی الحرز) یعنی مہمان اپنے میزبان کے گھر سے چوری کرے تو اسپر بھی حد نہیں یعنی اس کا ہاتھ بھی نہ کاٹا جائے۔

مسئلہ نمبر ۶۸ - اِذَا نَقَبَ اللِّصُّ الْبَيْتَ فَدَخَلَ وَاَخَذَ الْمَالَ وَنَاوَلَهُ آخَرَ خَارِجَ الْبَيْتِ فَلَا قَطْعَ عَلَيْهِمَا (ہدایہ یوسفی جلد ۲ ص ۵۲۴ فصل فی الحرز) یعنی چور نقب لگا کر کسی کے گھر میں گیا اور وہاں سے مال لے کر ایک دوسرے چور کو دیدیا جو گھر کے باہر کھڑا تھا تو نہ اس کے ہاتھ کاٹے جائیں نہ اوسکے۔

مسئلہ نمبر ۶۹ - كَذٰلِكَ اِنْ حَمَلَهُ عَلَى حِمَارٍ فَسَاقَهُ وَاَخْرَجَهُ (ہدایہ یوسفی جلد ۲ ص ۵۲۴ فصل فی الحرز) یعنی اگر اسی طرح مال گدھے پر لاد لیا اور اوسے ہنکا لایا تو بھی حد نہیں، ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا۔

مسئلہ نمبر ۷۰ - مَنْ نَقَبَ الْبَيْتَ وَاَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ وَاَخَذَ شَيْئًا لَمْ يُقْطَعْ (ہدایہ یوسفی جلد ۲ ص ۵۲۴، ۵۲۵ فصل فی الحرز الخ) یعنی چور نے اگر نقب لگا کر اوس میں سے ہاتھ بڑھا کر چوری کی تو ہاتھ نہ کاٹنا چاہئے۔

مسئلہ نمبر ۷۱ - اِذَا ادَّعَى السَّارِقُ اَنَّ الْعَيْنَ الْمَسْرُوقَةَ مِلْكُهُ سَقَطَ الْقَطْعُ عَنْهُ وَاِنْ لَمْ يُقِمْ بَيِّنَةً مَعْنَاهُ بَعْدَ مَا شَهِدَ الشَّاهِدَانِ بِالسَّرِقَةِ (ہدایہ یوسفی جلد ۲ ص ۵۲۹ فصل فی کیفیۃ القطع) یعنی ایک چور نے چوری کی۔ دو گواہوں نے گواہی دی لیکن بلا دلیل جھوٹ موٹ اس نے کہدیا کہ یہ میرا مال ہے تو بھی اسکا ہاتھ نہ کاٹنا چاہئے۔

مسئلہ نمبر ۷۲ - مَنْ سَرَقَ سَرِقَاتٍ فَقُطِعَ فِي اِحْدَاهَا فَهُوَ لِجَمِيعِهَا وَلَا يَضْمَنُ شَيْئًا عِنْدَ اَبِي حَنِيفَةَ (ہدایہ یوسفی جلد ۲ ص ۵۳۱ فصل فی کیفیۃ القطع الخ) یعنی ایک شخص نے کئی چوریاں کیں ایک میں پکڑا گیا اور ہاتھ کاٹا گیا تو اب کل چوری کے مال کا وہ ضامن نہیں یعنی مال کا واپس کرنا اوسکے ذمہ نہیں، امام ابو حنیفہ کا قیاس یہی ہے۔

مسئلہ نمبر ۷۳ - اِنْ سَرَقَ شَاةً فَذَبَحَهَا ثُمَّ اَخْرَجَهَا لَمْ يُقْطَعْ (ہدایہ یوسفی جلد ۲ ص ۵۳۲ باب ما یحدث السارق الخ) یعنی اگر کسی چور نے بکری چرائی لیکن وہیں اوسے ذبح کر ڈالا پھر نکال لے گیا تو اوسکا ہاتھ بھی نہ کاٹنا چاہئے۔

مسئلہ نمبر ۷۴ - فَاِنْ سَرَقَ ثَوْبًا فَصَبَغَهُ اَحْمَرَ قُطِعَ وَلَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُ الثَّوْبُ وَلَمْ يَضْمَنْ قِيمَةَ الثَّوْبِ وَهٰذَا عِنْدَ اَبِي حَنِيفَةَ وَاَبِي يُوسُفَ (ہدایہ یوسفی جلد ۲ ص ۵۳۳ باب ما یحدث السارق الخ) یعنی اگر چور نے کپڑا چرایا اور سرخ رنگ لیا تو ہاتھ تو کاٹا جائیگا لیکن کپڑا اوسی کا ہو گیا نہ تو واپس لیا جائے نہ وہ اوس کپڑے کا ضامن ہے۔ امام ابو حنیفہ کی فقہ یہی ہے اور قاضی ابو یوسف کی قضا بھی یہی ہے۔

مسئلہ نمبر ۷۵ - مَنِ امْتَنَعَ مِنَ الْجِزْيَةِ اَوْ قَتَلَ مُسْلِمًا اَوْ سَبَّ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَوْ زَنَى بِمُسْلِمَةٍ لَمْ يُنْتَقَضْ عَهْدُهُ (ہدایہ یوسفی جلد ۲ ص ۵۷۵ فصل فی ما ینتقض الذمی) یعنی اگر ذمی کافر جزیہ ادا کرنے سے انکار کرے کسی مسلمان کو قتل کر ڈالے یا نبی علیہ السلام کو گالیاں دے یا کسی مسلمان عورت سے زنا کرے پھر بھی اوسکا ذمہ نہیں ٹوٹتا

مسئلہ نمبر ۷۶ - يَجُوْزُ الْاِنْتِفَاعُ بِهِ لِلْخَرْزِ - (ہدایہ فاروقی جلد ۳ ص ۳۹ باب البیع الفاسد) یعنی سور کے بالوں سے موزہ گانٹھنا جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۷۷ - لَوْ وَقَعَ فِي الْمَاءِ الْقَلِيْلِ ...... عِنْدَ مُحَمَّدٍ لَا يُفْسِدُهُ - لِاَنَّ اِطْلَاقَ الْاِنْتِفَاعِ بِهِ دَلِيْلُ طَهَارَتِهِ (ہدایہ فاروقی جلد ۳ - ص ۳۹ - باب البیع الفاسد) یعنی اگر سور کے بال تھوڑے سے پانی میں پڑ جائیں تو امام محمد کا فتویٰ ہے کہ وہ پانی ناپاک نہیں ہوتا۔ اسلئے کہ جب ان بالوں سے فائدہ اٹھانا جائز ہے تو یہ جواز دلیل ہے اسکی پاکیزگی پر (اور پاکیزہ چیز پانی میں پڑنے سے پانی ناپاک کیوں ہونے لگا؟)

مسئلہ نمبر ۷۸ - اِذَا اَمَرَ الْمُسْلِمُ نَصْرَانِيًّا بِبَيْعِ خَمْرٍ اَوْ بِشِرَائِهَا فَفَعَلَ ذٰلِكَ جَازَ عِنْدَ اَبِي حَنِيْفَةَ (ہدایہ فاروقی جلد ۳ ص ۴۱ باب البیع الفاسد) یعنی مسلمان کسی نصرانی کو کہے کہ میری شراب بیچ دے یا مجھے شراب خرید دے تو امام صاحب کے نزدیک جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۷۹ - لَا رِبٰو بَيْنَ الْمَوْلٰى وَعَبْدِهِ (ہدایہ فاروقی جلد ۳ ص ۷۰ باب الربٰو) یعنی آقا اپنے غلام سے سود لے سکتا ہے غلام اور آقا کے درمیان کوئی سود نہیں۔

مسئلہ نمبر ۸۰ - لَا بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْحَرْبِيِّ فِي دَارِ الْحَرْبِ (ہدایہ فاروقی جلد ۳ ص ۷۰ باب الربٰو) یعنی مسلمان اور حربی کافر میں کفرستان میں کوئی سود نہیں، یعنی کفار کی حکومت میں مسلمان وہاں کے رہنے والے کافروں سے سود (بیاج) لے سکتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۸۱ - لِاَنَّ مَالَهُمْ مُبَاحٌ فِي دَارِهِمْ فَبِاَيِّ طَرِيْقٍ اَخَذَهُ الْمُسْلِمُ اَخَذَ مَالًا مُبَاحًا (ہدایہ فاروقی جلد ۳ ص ۷۰ باب الربٰو) یعنی کفار کا مال کفار کی سلطنت میں مسلمانوں پر مباح ہے جس طرح چاہے لے وہ مال مباح اور جائز ہی رہیگا (چاہے چوری کر کے چاہے ڈاکہ ڈال کے چاہے لوٹ مار کر کے چاہے کسی اور طرح)۔

مسئلہ نمبر ۸۲ - يَجُوْزُ بَيْعُ الْكَلْبِ وَالْفَهْدِ وَالسِّبَاعِ الْمُعَلَّمِ وَغَيْرِ الْمُعَلَّمِ فِي ذٰلِكَ سَوَاءٌ (ہدایہ فاروقی جلد ۳ ص ۸۵ مسائل منثورہ) یعنی کتے اور چیتے اور درندوں کی خرید فروخت جائز ہے۔ چاہے وہ سدھے ہوئے ہوں یعنی شکاری ہوں یا غیر شکاری۔

مسئلہ نمبر ۸۳ - لَا تُقْبَلُ شَهَادَةُ الْاَعْمٰى (ہدایہ فاروقی جلد ۳ ص ۱۴۴ باب من یقبل شہادتہ) یعنی نابینا آدمی کی گواہی مردود ہے۔

مسئلہ نمبر ۸۴ - لَوْ عَمِيَ بَعْدَ الْاَدَاءِ يَمْتَنِعُ الْقَضَاءُ عِنْدَ اَبِي حَنِيْفَةَ وَ مُحَمَّدٍ (ہدایہ فاروقی جلد ۳ ص ۱۴۵ باب من یقبل شہادتہ) یعنی اگر کسی شخص نے گواہی دی اس کے بعد وہ نابینا ہوگیا تو اس کی گواہی پر فیصلہ کرنا منع ہے۔ امام ابوحنیفہ اور محمد کا قیاس یہی ہے۔

مسئلہ نمبر ۸۵ - مَنْ كَسَرَ لِمُسْلِمٍ بَرْبَطًا اَوْ طَبْلًا اَوْ مِزْمَارًا اَوْ دُفًّا اَوْ اَرَاقَ لَهُ سَكَرًا اَوْ مُنَصَّفًا فَهُوَ ضَامِنٌ ...... وَهٰذَا عِنْدَ اَبِي حَنِيْفَةَ (ہدایہ فاروقی جلد ۳ ص ۳۷۲ فصل فی غصب ما لا یتقوم) یعنی جو شخص کسی مسلمان کے بربط کو یا طبلے کو یا باجے کو یا ڈھول کو توڑ ڈالے یا اس کی شراب بہا دے تو اسے قیمت ادا کرنی پڑے گی۔ امام ابوحنیفہ کا قیاس یہی ہے۔

مسئلہ نمبر ۸۶ - بَیْعُ ہٰذِہٖ الْاَشْیَاءِ جَائِزٌ وَ ہٰذَا عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ (ہدایہ فاروقی جلد ۳ صفحہ ۳۷۲ فصل فی غصب ما لا یتقوم) یعنی مزامیر طبلہ دف نشہ کی چیز کی خرید فروخت بھی جائز ہے امام ابو حنیفہ کا مذہب یہی ہے۔

مسئلہ نمبر ۸۷ - مَنْ غَصَبَ ..... لَا یَضْمَنُ قِیْمَۃَ اُمِّ الْوَلَدِ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ (ہدایہ فاروقی جلد ۳ صفحہ ۳۷۲ فصل فی غصب ما لا الخ) یعنی اگر کسی شخص نے دوسرے آدمی کی ایسی لونڈی کو غصب کر لیا جس سے اس کے ہاں اولاد ہوئی ہو تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک غصب کرنیوالا قیمت کا ضامن نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۸۸ - حِیْلَۃُ الْمِصْرِیِّ اِذَا اَرَادَ التَّعْجِیْلَ اَنْ یَّبْعَثَ بِہَا اِلٰی خَارِجِ الْمِصْرِ فَیُضَحِّیْ بِہَا کَمَا طَلَعَ الْفَجْرُ (ہدایہ فاروقی جلد ۴ صفحہ ۴۳۰ کتاب الاضحیہ) یعنی شہر میں رہنے والے لوگ قربانی نمازِ عید سے پہلے نہیں کر سکتے لیکن اگر وہ کرنا چاہیں تو حنفی مذہب اونہیں یہ حیلہ سکھاتا ہے کہ وہ قربانی کے جانور کو شہر سے باہر بھیجدیں اور وہاں فجر ہوتے ہی ذبح کر ڈالیں۔

مسئلہ نمبر ۸۹ - مَنْ دُعِیَ اِلٰی وَلِیْمَۃٍ اَوْ طَعَامٍ فَوَجَدَ ثَمَّۃَ لَعِبًا اَوْ غِنَاءً فَلَا بَأْسَ بِاَنْ یَّقْعُدَ وَ یَاْکُلَ قَالَ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ اُبْتُلِیْتُ بِہٰذَا مَرَّۃً فَصَبَرْتُ (ہدایہ فاروقی جلد ۴ صفحہ ۴۳۹ کتاب الکراہیہ) یعنی کوئی شخص ولیمہ وغیرہ کی دعوت میں گیا وہاں کھیل تماشے یا راگ راگنیاں ہو رہی ہیں تو وہاں بیٹھنے اور کھانا کھانے میں کوئی حرج نہیں، امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں میں بھی ایک مرتبہ ایسی مجلس میں صبر سے بیٹھا رہا۔

مسئلہ نمبر ۹۰ - لَا بَأْسَ بِتَوَسُّدِہٖ وَالنَّوْمِ عَلَیْہِ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ (ہدایہ فاروقی جلد ۴ صفحہ ۴۴۲ فصل فی اللبس) یعنی ریشمی تکیوں پر سر رکھنا اور ریشمی بستروں پر سونا امام ابو حنیفہ کی رائے میں کوئی ڈر خوف کی بات نہیں۔

مسئلہ نمبر ۹۱ - یَنْظُرُ الرَّجُلُ مِنْ ذَوَاتِ مَحَارِمِہٖ اِلَی الْوَجْہِ وَالرَّاْسِ وَالصَّدْرِ وَالسَّاقَیْنِ وَالْعَضُدَیْنِ (ہدایہ فاروقی جلد ۴ صفحہ ۴۴۵ فصل فی الوطی والنظر) یعنی آدمی اپنی ذی محرم رشتہ دار عورت کے چہرے اور سر اور سینے اور رانوں اور بازوؤں کو دیکھ سکتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۹۲ - لَا بَأْسَ بِاَنْ یَّمَسَّ مَا جَازَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلَیْہِ (ہدایہ فاروقی جلد ۴ صفحہ ۴۴۶ فصل فی الوطی والنظر) یعنی اُن عورتوں کے اُن اعضاء کو جنکا ذکر اوپر گذرا چھو بھی سکتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۹۳ - لَا بَأْسَ بِبَیْعِ الْعَصِیْرِ مِمَّنْ یَّعْلَمُ اَنَّہٗ یَتَّخِذُہٗ خَمْرًا (ہدایہ فاروقی جلد ۴ صفحہ ۴۵۶ فصل فی البیع) یعنی شیرۂ انگور اُس شخص کے ہاتھ بیچنا جو اس کی شراب بنائے گا۔ جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۹۴ - مَنْ اٰجَرَ بَیْتًا لِیُتَّخَذَ فِیْہِ بَیْتُ نَارٍ اَوْ کَنِیْسَۃٌ اَوْ بِیْعَۃٌ اَوْ یُبَاعُ فِیْہِ الْخَمْرُ بِالسَّوَادِ فَلَا بَأْسَ بِہٖ وَ ہٰذَا عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ (ہدایہ فاروقی جلد ۴ صفحہ ۴۵۶ فصل فی البیع) یعنی کرایہ پر مکان دینا اسواسطے کہ کرایہ دار اُس میں آتشکدہ بنائے یا گرجا گھر بنائے یا اس میں شراب کا بیچنا کھولے تو کوئی حرج نہیں۔ امام ابو حنیفہ کا قیاس یہی ہے۔

مسئلہ نمبر ۹۵ - یُکْرَہُ التَّعْشِیْرُ وَالنَّقْطُ (ہدایہ فاروقی جلد ۴ صفحہ ۴۵۷ مسائل متفرقہ) یعنی دس دس آیتوں پر نشان لگانا مکروہ ہے اور قرآن میں اعراب یعنی زیر زبر پیش لگانا بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۹۶ - مَا یُتَّخَذُ مِنَ الْحِنْطَۃِ وَالشَّعِیْرِ وَالْعَسَلِ وَالذُّرَۃِ حَلَالٌ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَ لَا یُحَدُّ شَارِبُہٗ عِنْدَہٗ وَ اِنْ سَکِرَ مِنْہُ (ہدایہ مطبوعہ فاروقی جلد ۴ صفحہ ۴۸۰ کتاب الاشربہ) یعنی گیہوں کی جو کی، شہد کی

جوار کی شراب حلال ہے اس کے پینے والے کو حد نہیں ماری جائیگی اگرچہ اس کے پینے سے اوسے بھی نشہ چڑھا ہو امام ابو حنیفہ کا یہی حکم ہے۔

مسئلہ نمبر ۹۷ - نَبِیْذُ الْعَسَلِ وَالتِّیْنِ وَنَبِیْذُ الْحِنْطَۃِ وَالذُّرَۃِ وَالشَّعِیْرِ حَلَالٌ .... عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ (ہدایہ فاروقی جلد ۴ ص ۱۸۲ کتاب الاشربہ) یعنی شہد کی انجیر کی گیہوں کی جُواری کی اور جَو کی شراب حلال ہے، امام ابو حنیفہ کا یہی مذہب ہے۔

مسئلہ نمبر ۹۸ - لِاَنَّ الْمُفْسِدَ ھُوَ الْقَدَحُ الْمُسْکِرُ وَھُوَ حَرَامٌ عِنْدَنَا (ہدایہ فاروقی جلد ۴ ص ۱۸۲ کتاب الاشربہ) یعنی نشہ والی چیز کا وہ پیالہ جس سے نشہ آئے وہی حرام ہے حنفی مذہب کا فیصلہ یہی ہے یعنی اگر دسویں جام پر نشہ چڑھتا ہو تو نو تک تو حلال طیب ہیں)۔

مسئلہ نمبر ۹۹ - عَصِیْرُ الْعِنَبِ اِذَا طُبِخَ حَتّٰی ذَھَبَ ثُلُثَاہُ وَبَقِیَ ثُلُثُہٗ حَلَالٌ وَاِنِ اشْتَدَّ وَھٰذَا عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ ...... اِذَا قَصَدَ بِہِ التَّقَوِّیَ (ہدایہ فاروقی جلد ۴ ص ۱۸۲ کتاب الاشربہ) یعنی انگور کی شراب جس میں انگور کا شیرہ پکنے میں دو تہائی جلگیا ہو اور ایک تہائی رہ گیا ہو تو حلال ہے لیکن لہو ولعب کے طور پر نہ پئے بلکہ قوت حاصل کرنے کے لئے استعمال کرے۔ امام ابو حنیفہ کا مذہب یہی ہے۔ اور ابو یوسف کی بھی یہی رائے ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۰۰ - اِذَا تَخَلَّلَتِ الْخَمْرُ حَلَّتْ .... وَلَا یُکْرَہُ تَخْلِیْلُھَا (ہدایہ فاروقی جلد ۴ ص ۱۸۲ کتاب الاشربہ) یعنی شراب کا سرکہ بنالینا حلال ہے۔ مکروہ نہیں +

ناظرین کرام! یہ ایک سو مسئلے ہدایہ شریف کے آپنے سُن لئے، اب آپ کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ جس مذہب کی طرف آج اہلحدیث کو بلایا جاتا ہے اور جس مذہب کو آج اصل اسلام ہونے کا دعویٰ ہے اسکا کیا حال ہے؟ اس نے کس کس پردہ داری کے ساتھ بدکاری کو پھیلانے، بےحیائی کو پیدا کرنے، اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش کی ہے آج اگر دشمنان اسلام اِن مسائل کو لیکر اسلام پر حملہ کریں تو آپ کو کس قدر نیچا دیکھنا پڑیگا؟ کیا سوا اس کے کہ آپ ان مسائل کو اسلامی مسائل نہ کہیں اور اس سے دست برداری کریں کوئی اور جواب آپ کے پاس ہے؟ اے حنفیو! کیا یہی وہ حنفی مذہب ہے جس پر فخر کرتے ہو؟ کیا یہی امام ابو حنیفہ کے اجتہادات ہیں جنکی بنا پر اونہیں امام اعظم کہتے ہو؟ کیا سچ مچ امام صاحب ہی نے زانیوں پر یہ مہربانی فرمائی ہے کہ اونہیں حد معاف فرمادی؟ یہانتک کہ ماں بہن بیٹی وغیرہ سے بھی کالا منہ کرنے والے کو چھٹی دیدی۔ اغلام کرنیوالوں کو حد لگنے سے بچایا؟ کیا فی الحقیقت امام صاحب ہی نے شرابیوں پر یہ رحم کھایا کہ اونہیں کوڑوں سے بچایا؟ کیا واقعی امام صاحب نے ہی سود کو اور شراب کو حلال بتایا؟ کیا امام صاحب کو واقعی چوروں سے ہمدردی تھی کہ اُن کے ہاتھ کاٹنے کو ممنوع قرار دیا؟ کیا امام صاحب کی بتائی ہوئی نماز یہ ہے کہ کپڑے ناپاک ہوں۔ نہ رکوع سجدہ ٹھیک ٹھکانے کا ہو نہ قومہ جلسہ؟ نہ بسم اللہ پڑھنے کی ضرورت نہ قرآن پڑھنے کی، مخفی راستہ سے ہوا نکال دو گویا سلام پھیر دیا۔ کیا امام صاحب نے یہ سکھایا ہے کہ کتے کے چمڑے کا ڈول بنالو اسی کی جانماز کر لو اور نماز پڑھ لو؟ کیا حضرت امام صاحب نے ذمیوں کا اتنا مرتبہ بڑھایا کہ اونہیں رسول اکرم فداہ ابی امی کو بھی گالیاں دینے میں خوف نہ رہا؟ کیا امام صاحب نے ہی نکاح کی رسم کو اڑادیا اور صرف دو جھوٹے گواہ

پر حرام عورت حلال کردی؟ کیا امام صاحبؒ نے حلال عورت کو محض اس سزا پر حرام کردیا کہ اُس کی عزیزہ کو چھو لیا اور اگر اس سے بدفعلی کی تو پھر حلال کردیا؟ کیا امام صاحب نے ہی مسلمانوں کی ترقی کا یہ نیا راستہ ڈھونڈا کہ وہ کتے اور سؤر اور درندے اور شراب اور طبلے اور باجے بیچیں؟ کیا امام اعظم کی عظمت کا ظہور اس سے ہوا کہ انہوں نے روزے کے کفارے سے اپنے مقلدوں کو سبکدوش کیا؟ کیا یہ سچ ہے کہ امام صاحبؒ نے مردہ عورت اور چوپائے سے صحبت اور خلافِ فطرت فعل لوطی کرنے والوں کو دلیر کردیا اور اُن سے کفارہ تک بھی ہٹا دیا؟ کیا امام صاحب کی شان اسی سے ظاہر ہوئی ہے کہ انہوں نے مشت زنی جلق جیسے حیاسوز فعل کو بھی عین روزے کی حالت میں کوئی اہمیت نہ دی؟ کیا امام صاحبؒ نے بھنگ جیسی خبیث چیز کو مباح قرار دے کر مسلمانوں پر احسان کیا؟ کیا امام صاحبؒ نے کسبیوں گرجوں ہم تشکدوں اور شرابخانوں کے کھلوانے کی اجازت دیدی؟ کیا سؤر کو اور کتے کو امام صاحبؒ نے فرمایا کہ یہ نجس نہیں؟ حنفیو! شرم کرو کہ ایک پاک نفس بزرگ زاہد و متقی کے ذمے ایسے گندے مسائل تھوپنے میں تمہیں غیرت نہیں آتی؟ اب ایمان سے بتلاؤ امام صاحب کے تم دوست ہو یا دشمن؟

ہم محمدی تو ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں کہ ان فقہ کی کتابوں کا کوئی اعتبار نہیں۔ ان رائے قیاس کے مجموعے کا نام اسلامی کتب رکھنا اسلام سے صریح دشمنی کرنا ہے بلکہ ان کتابوں کو حنفی مذہب کی کتاب ماننا بھی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیر باندھنا اور ان سے سخت تر قابل شرم مخفی عداوت رکھنا ہے۔ یٰاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَاءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝۔ اے اہل کتاب آؤ اس بات کیطرف جو ہم تم میں متفق علیہ ہے کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں اور نہ آپس میں ایک دوسرے کو رب بنا لیں کہ اسکے تمام احکام مان لیا کریں۔ اے اہل کتاب اگر تم اس صاف سچی اور سیدھی بات کو نہیں مانتے تو نہ مانو مگر گواہ رہو کہ ہم تو مانتے ہیں۔ فقط واللہ الموفق ۔ (محمد)

ناظرین کرام! خدا نے چاہا تو اگلے نمبر میں آپ کو یہ بتایا جائیگا کہ خود مصنف ہدایہ کس درجہ کے آدمی ہیں انہوں نے اپنی اس کتاب میں کسقدر غلطیاں کی ہیں۔ کس قدر دیدہ دلیری سے کام لیا ہے اور کسقدر انصاف پسندی کا گلا گھونٹا ہے۔ میرا خیال ہے کہ وہ نمبر اس نمبر سے بھی زیادہ مفید ہوگا۔ اُسے بھی بکثرت چھپوایا جائیگا۔ آپ ابھی سے فرمائش بھیج دیں۔ قیمت ایک سو کی آٹھ روپے۔ فی پرچہ ۲ر المشتہر احمد بیتہ دفتر اخبار محمدی اجمیری دروازہ دہلی

نوٹ:۔ ہدایہ جلد اول و دوم کے کل صفحات مطبوعہ یوسفی لکھنؤ کے ہیں اور جلد سوم و چہارم کے کل صفحات مطبوعہ فاروقی دہلی کے ہیں۔ اگر کسی صاحب کے پاس اس طبع کی کتابیں نہ ہوں تو انکی سہولیت کے لئے باب کا حوالہ بھی دیدیا گیا ہے جس سے باسانی آپ ہر مسئلہ اصل کتاب میں نکال سکتے ہیں۔

اس نمبر کو حسب وعدہ زیادہ تعداد میں چھپوایا گیا ہے۔ اگر آپ اپنے علاقہ میں اسے مفت تقسیم کرکے لوگوں کے عقائد و اعمال سنوارنا اور انہیں اتباع حدیث نبوی کی طرف لگانا چاہتے ہیں تو ہم سے منگوا لیجئے۔ صرف آٹھ روپے کے ایک سو بھیجد ئے جائیں گے۔ پچیس تک اس حساب سے روانہ ہو سکتے ہیں ایک دو لینا چاہیں تو فی نسخہ ۲ر کے حساب سے منگوا لیجئے۔

پتہ:۔ دفتر اخبار محمدی اجمیری دروازہ دہلی

نوٹ ۲:۔ یہ نمبر محفوظ ہے اور ضائع نہ ہو اسواسطے رسالہ کی شکل میں چھپوایا گیا ہے آئندہ کو اخبار اوسی سائز پر نکلیگا جیسا اس سے پہلے نکلتا تھا